میں روشنی ڈالی ہے اور ان کے ہونہار فرزند مولانا فضل الرحمٰن درخواستی نے اسے مرتب کر کے انتہائی عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ رنگین آرٹ پیپر پر شائع کیا ہے۔ رسالہ کے صفحات ۴۸ ہیں اور جامعہ مخزن العلوم خانپور کے علاوہ البدر جنرل سٹور بازار سید نگری گوجرانوالہ سے بھی حاصل کیا جا سکتا ہے۔

سوانح حیات مولانا غلام رسولؒ

مصنف مولانا عبد القادر
ناشر فضل بک ڈپو، اردو بازار، گوجرانوالہ
صفحات ۱۸۰ قیمت اٹھارہ روپے

قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں ایک باکمال بزرگ مولانا غلام رسولؒ گذرے ہیں جن کا تعلق اہلحدیث مکتب فکر سے تھا لیکن روایتی انداز سے ہٹ کر وہ معتدل اور صوفی مزاج بزرگ تھے۔ حدیث میں حضرت میاں نذیر حسین دہلویؒ اور حضرت شاہ عبد الغنی محدث دہلویؒ کے شاگرد تھے۔ حق گو عالم تھے۔ ۱۸۵۷ء کے جہادِ آزادی میں شرکت کے الزام میں گرفتاری اور نظر بندی کے مراحل سے بھی گذرے صاحب نسبت تھے اور ان کی کرامات کا بھی دُور دُور تک شہرہ تھا۔ پنجابی، اردو اور فارسی کے شاعر تھے اور اپنے دَور کی مقبول خلائق شخصیات میں سے تھے۔ ان کے فرزند مولانا عبد القادرؒ نے اپنے والد محترمؒ کے حالات و واقعات کو اس کتابچہ میں جمع کیا ہے۔ اس قسم کے بزرگوں کے حالاتِ زندگی کا مطالعہ اصلاحِ نفس اور عبرت و نصیحت کے لیے انتہائی مفید ہے۔

زعیم ملت مولانا ہزارویؒ

مرتب: مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی
صفحات ۲۰ کتابت و طباعت معیاری
ملنے کا پتہ مکتبہ حنفیہ اردو بازار گوجرانوالہ

بزم شیخ السندؒ گوجرانوالہ نے گذشتہ سال مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں ایک تقریب کا اہتمام کیا جس میں مولانا محمد سعید الرحمٰن علوی نے اپنے مخصوص انداز میں ایک مضمون پڑھا۔ یہ مضمون ان کی نظر ثانی کے بعد زیر نظر رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے۔

برصغیر کی تحریکِ آزادی اور پاکستان میں نفاذِ اسلام کی جدوجہد میں مولانا غلام غوث ہزارویؒ ایک زندہ اور متحرک کردار کا نام ہے۔ اس بے لوث اور فعال کردار کے مختلف زاویوں کو صحیح طور پر نئی نسل کے سامنے لانا نہ صرف ان کا بلکہ نئی نسل کا بھی حق ہے اور مولانا علوی نے اپنے مضمون میں ایک حد تک کوشش بھی کی ہے، لیکن مضمون پر ان کا مخصوص ناقدانہ رنگ غالب ہے۔ اگر اس کے ساتھ وہ معلوماتی مواد کا توازن بھی قائم کر لیتے تو مضمون کی افادیت بڑھ جاتی۔ بہرحال مولانا علوی اور بزم شیخ السندؒ تبریک و تحسین کے مستحق ہیں کہ اس نفسانفسی کے دَور میں جبکہ بزرگوں کو بھول جانے کی روایت فیشن کا رنگ اختیار کر چکی ہے۔ انہوں نے مولانا ہزارویؒ کی یاد کو تازہ رکھنے کی کوئی صورت تو نکالی۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

بقیہ: آپ نے پوچھا

اور یہ فعل کفر نہیں بلکہ معصیت کبیرہ ہے۔ پس یہ شخص مسلمان ہے۔ اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے البتہ زجر و توبیخ کے لیے عالم مقتدا اور امام جامع مسجد اس کی نماز نہ پڑھے۔ عام مسلمان نماز پڑھ کر دفن کر دیں۔ اگر بدون نماز کے دفن کیا گیا تو سب گنہگار ہوں گے۔